حقوق حیوانات: اسلامی تعلیمات اور مغربی افکار کا تجزیاتی مطالعہ

Rights of Animals: Analytical Study of Islamic Teaching and Western Ideas

*Hafiz Muhammad Abrar Awan

** Majid Nawaz Malik

*** Saima Munir

Abstract

In the Qur'an al-Hakim, the study of the phenomena of nature and the human welfare derived from them is mentioned with a considerable frequency. Human life on this planet depends on both non-living elements and living bodies. However, this article is intended to mention only animals, especially pets. From time immemorial man has been able to derive various benefits from animals. For example, it has been getting benefits from milk, meat, manure, manure and fuel, clothing from skins and houses (tents) etc. God, the Lord of Glory, created man and jinn for His worship. And besides, He has commissioned all creatures to serve man. From the Qur'anic teachings and the teachings of the Prophet (peace and blessings of ALLAH be upon him) we find that the rights of human beings and even animals have been defined in Islam. In the supernatural religions we still see these things clearly, while in the non-divine religions which are adorned with human invention, even though the loudest claimants of animal rights know that for the first time in Europe the animal rights legislature built in 1635.

Key Words: Animals; Benefits from Milk; Meat; Manure and Fuel; Clothing from Skins

* PhD Scholar, Sheik Zaid Islamic Centre, Punjab University, Lahore

* M Phil Scholar, Moh-ud-Din Islamic University Nerian Sharif, AJ&K

***PhD Scholar Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی جہت اور معاملہ میں ناآشنا اور بے خبر نہیں چھوڑا بلکہ ہر معاملہ میں اسے سیدھی راہ دکھائی ہے۔ اسلام میں جس طرح انسانوں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے اسی طرح حیوانات کے حقوق بھی بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ اسلام ہمدردی کا دین ہے اور کسی بھی ذی روح مخلوق پر ظلم وزیادتی کی قطعا اجازت نہیں دیتا۔ پچھلے چند صدیوں سے اہل مغرب انسانوں اور حیوانوں کے حقوق کے حامی بنے ہوئے ہے حالانکہ اسلام نے تقریبا ۱۴۰۰ سو سال پہلے ہی انسانوں اور حیوانات کے حقوق بیان کر دیئے تھے اور اس وقت مغرب میں ظلم وستم کی داستانیں رقم ہو رہی تھیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آج بھی مغربی معاشرے میں نہ تو نچلے طبقہ کے انسانوں کے حقوق محفوظ ہیں اور نہ ہی حیوانوں کے۔

اہل مغرب کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام جانوروں کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جب مذہب اسلام حیوانات کو زندہ رہنے کا حق نہیں دیتا تو اسلام سے ان کے دیگر حقوق کی رعایت کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟ ذیل میں اہل مغرب کے اس اعتراض کا تحقیقی وتنقیدی اور غیر جانبدارانہ جائزہ لینے کیلئے مقالہ ہذا کو آٹھ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے جز میں موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے جز میں سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تیسرے جز میں حیوانات کے متعلق قدیم تصورات، چوتھے جز میں قبل از اسلام حیوانات پر ہونے والے مظالم کو بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں جز میں مغرب میں حقوق حیوانات کے سلسلے میں ہونے والی بیداری کو بیان کیا گیا ہے، چھٹے جز میں حقوق حیوانات کا صحیح مفہوم، ساتویں جز میں حقوق حیوانات کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر بیان کیا گیا ہے، آٹھویں جز میں خلاصہ بحث کو بیان کیا گیا ہے۔

2۔ سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

زیر نظر موضوع پر کوئی تحقیقی کام جو براہ راست ہمارے مقالہ ہذا کے متعلق ہو نظر سے نہیں گذرا البتہ کچھ کتابیں اختصار کے ساتھ رقم کی گئی ہیں جیسا کہ مفتی اختر امام عادل قاسمی کی جانوروں کے حقوق اور احکام [1] اور مولانا اختیار الملک کی حقوق البہائم [2]۔ حیوانات کے حقوق سے متعلق مغربی افکار اور اسلامی تعلیمات سے متعلق تحقیقی کام کی ضرورت تھی اس لیے اس موضوع تحقیق کا انتخاب کیا گیا ہے۔

3۔ حیوانات کے متعلق قدیم تصورات

حیوانات کے متعلق قدیم تصورات مختلف ہیں، کہیں تو ان کی پوجا کی جاتی ہے اور کہیں انہیں بے روح مخلوق سمجھا جاتا ہے۔ قدیم مذاہب میں دیویوں اور دیوتاؤں کو مختلف حیوانات کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے، ان کے ماننے والوں کا خیال تھا کہ دیوتا یا دیوی [3] کی مخصوص مقدس قوت کا ظہور اس کے مناسب حال کسی جانور کی شکل میں ہوتا ہے مثلا اولاد دینے والے دیوتا کی صورت گری بیل کی شکل میں کی جاتی ہے جبکہ یونانیوں کے نزدیک عقل کی دیوی کی صورت گری الو کی شکل میں ہوتی ہے۔ ان دیوی اور دیوتاؤں کی مجسموں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان حیوانات کو بھی مقدس سمجھا جاتا تھا اور انکی بھی پرستش کی جاتی تھی البتہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان حیوانات کی بھی پوجا کی جاتی تھی اور پھر انہی جانوروں کی مورتیاں بنادی گئیں [4] جبکہ بعض فلاسفہ حیوانات کو ذی روح مخلوق نہیں مانتے جیسے Rene Descartes [5] کا خیال ہے کہ حیوانات میں روح نہیں ہوتی اور وہ حیوانات کو "متحرک مشینیں" کہتا تھا اور Jeremy Bentham [6] اس کو یوں بیان کرتا ہے کہ سوال یہ نہیں کہ حیوانات بات چیت کرسکتے ہیں؟ یا سمجھ بوجھ رکھتے ہیں؟ بلکہ اصل سوال تو یہ ہے کہ کیا انہیں تکلیف محسوس ہوتی ہے؟ [7]

4۔ قبل از اسلام حیوانات پر ہونے والے مظالم:

اسلام کی آمد سے پہلے حیوانات پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جانوروں پر سواری کرتے، نقل مکانی اور باربرداری کا کام لیتے لیکن ان کے کھانے اور پینے کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے۔ [8] اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ

جب وہ سفر کرتے، راستے میں کھانے کا سامان ختم ہو جاتا تو زندہ جانور کے جسم سے گوشت کاٹ لیتے اور اسے کچا بھون کر کھا جاتے۔ اہل عرب نشانہ بازی کے شوقین تھے، کسی چھوٹے جانور مثلاً مرغی یا کسی پرندے کو باندھ کر ان پر نشانہ بازی کی مشق کرتے تھے۔[9] جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کی سواری کے جانور کو اسکی قبر پر باندھتے اور اسے خوراک، پانی اور گھاس وغیرہ بالکل نہ دیتے، تو وہ جانور اس بھوک پیاس سے مر جاتا اور ایسے جانوروں کو "بلیہ" کے نام سے موسوم کرتے تھے۔[10] اونٹ چونکہ کئی کئی ہفتوں کیلئے اپنے کوہان میں پانی ذخیرہ کر لیتا ہے تو مکہ کے کافر اگر سفر کے دوران پانی میسر نہ آتا تو اونٹ کا کوہان چیر لیتے اور اس میں سے پانی نکال کر پی لیتے۔

قدیم زمانہ میں لوگوں کا دلچسپ مشغلہ جانوروں کو آپس میں لڑانا تھا جس سے شائقین محظوظ ہوتے تھے اور یہ شغل اس وقت تک جاری رہتا جب تک دونوں جانور تھک نہ جائیں اور ایک دوسرے کو لہولہان نہ کر دیں۔[11] جانوروں کو ذبح کرنے کیلئے پتھر اور ناخن کا بھی استعمال کرنے بھی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے[12] مکہ کے کافروں کا ایک طریقہ یہ تھا کہ جب بارش نہ ہوتی تو لوگ گھاس پھونس جمع کرتے، اسے اکٹھا کر کے کسی دنبے کی دم کے پیچھے باندھ دیتے، پھر اس کو آگ لگا دیتے، جب آگ کی حرارت دنبے کو پہنچتی، اس کا جسم جلنے لگتا تو وہ بے چارہ بے چینی سے ادھر ادھر بھاگتا، اس طرح مزید آگ بھڑکتی۔ وہ لوگ مزے سے اسے جلتے ہوئے اور تڑپ کر گرتے بھاگتے دیکھتے رہتے، اس کی چیخیں اور چلانا سنتے لیکن انہیں بے زبان پر کوئی ترس نہ آتا، ان جاہل لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے بارش ہو جاتی ہے۔[13]

5۔ مغرب میں حقوق حیوانات کے سلسلے میں بیداری:

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ دین اسلام نے ۱۴۰۰ سال قبل ہی حیوانات کے حقوق بیان فرما دیے تھے مگر پچھلی کئی صدیوں سے مغربی دنیا میں بھی حیوانوں کے حقوق کے حوالے سے بیداری آچکی ہے۔

Richard D.Ryder کے مطابق یورپ میں حیوانات کے حقوق کے حوالے سے پہلی قانون سازی ۱۶۳۵ء میں کی گئی۔[14] رچرڈ ڈسی فولنٹر کے خیال میں انیسویں صدی کے اوائل میں اگرچہ حیوانات کے حقوق کی انٹرنیشنل تحریک کے کچھ ثبوت ملتے ہیں مگر اسی تحریک نے پیٹر سنگر کی کتاب "Animal Liberation in 1975" کے چھپنے کے بعد ہی عروج حاصل کیا۔[15] جبکہ ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کے مطابق ۱۶۴۱ء میں سب سے پہلا قانون Massachusetts Bay Colony(U.s) کے لیگل کوڈ میں درج ہوا، پھر ۱۸۰۹ء میں اسکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ میں کوشش رائیگاں گئی مگر ۱۸۲۲ء میں گھریلو اور پالتو جانوروں کے بارے میں قانون بن گیا اور اس کا نام Martin Act رکھا گیا، پھر ۱۸۲۴ء میں انگلینڈ میں دنیا کی سب سے پہلی Animal Welfare Society حیوانات کے حقوق کے تحفظ کی خاطر قائم ہوئی۔[16]

بیسویں صدی کے آخر میں دنیا بھر میں حیوانات کی بہبود کے خاطر ادارے قائم ہوئے ان میں سے تین اہم ہیں:

1. World Federation for the Protection of animals.
2. The International Society for the protection animals.
3. The International fund for animal welfare.[17]

6۔ حیوانات کے حقوق کا صحیح مفہوم:

اہل مغرب کو حیوانات کے حقوق کا مفہوم سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ حیوانات کو ذبح کرنا، شاید ان کے حقوق کو سلب کرنا ہے حالانکہ حقوق حیوانات کا یہ مفہوم بالکل بھی درست نہیں۔ حقوق حیوانات کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ انہیں بلاوجہ قتل نہ کیا جائے، انہیں خوراک اور پانی بروقت فراہم کیا جائے، کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائی جائے، ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے، بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کا علاج کرایا جائے، انہیں افزائش نسل کا حق دیا جائے، ان

کی خوراک کو تلف نہ کیا جائے، ان پر سب وشتم اور لعن وطعن نہ کیا جائے، زندہ جانور کا کوئی عضو نہ کاٹا جائے، بلا مقصد انہیں قید نہ کیا جائے اور آپس میں لڑایا نہ جائے وغیرہ۔

7۔ حیوانات کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر:

دین اسلام، دین مستقیم ہے اور ہر معاملہ میں اسلام کا نقطہ نظر افراط و تفریط کی بجائے مبنی بر اعتدال رہا ہے، حیوانات کے حوالے سے اسلام کا نقطہ نظر معتدل ہے۔ اسلام نہ تو جانوروں کی پوجا کرنے اور ان کے سامنے پیشانی نیاز خم کرنا کا حکم دیتا ہے اور نہ ہی ان کے ساتھ ظلم روا رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ دین اسلام میں بندگی اور عبادت کا مستحق صرف رب ذوالجلال ہے ،اس کے علاوہ کسی کے سامنے جبین نیاز خم نہیں کی جاسکتی۔

اسلام جہاں حیوانات سے فائدہ لینے کی اجازت دیتا ہے وہیں ان کے حقوق کی بھی رعایت کرنے اوران کا خیال رکھنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ اسلام حیوانات کو اذیت دینے ،انہیں تکلیف پہنچانے اور بھوکا رکھنے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے ۔اسلام میں حیوانات کے حقوق کو بڑے واضح اور صریح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کو حیوانات کے حقوق کا خیال رکھنے اور سستی نہ برتنے کی تاکید فرماتے تھے ،اگر کبھی صحابہ کرام کی جانب سے کوئی غفلت دیکھتے تو سخت تنبیہ فرماتے۔

اسلام میں حقوق حیوانات کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

"پرندوں کو بلاوجہ قید کرنا مکروہ ہے۔ اسلام، جانور تو در کنار درختوں کو بے فائدہ نقصان پہنچانے کو پسند نہیں کرتا۔ درختوں سے پھل توڑے جاسکتے ہیں مگر ان درختوں کو بلاوجہ ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ نباتات میں تو پھر بھی جان ہے، اسلام تو بے جان چیز کو بھی فضول ضائع کرنے کی اجازت نہیں دیتا، حتی کہ اسلام پانی کو بھی بلاوجہ ضائع کرنے سے منع کرتا ہے۔[18]

اسلام نے جانوروں اور پرندوں کے حقوق کا تحفظ فرمایا ہے۔ مذہب اسلام میں جانوروں کے حقوق کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان حقوق کو بیان کیا جاتا ہے۔

I. مقصد تخلیق حیوانات:

اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ومالک ہے اور اس نے ہر چیز کو کسی نہ کسی مقصد کیلئے پیدا کیا ہے۔ اسی مقصد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا"[19]

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

کائنات کی دیگر مخلوقات کی طرح حیوانات کو بھی انسان کے فائدے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ[20]

ترجمہ: اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو اور تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور اونٹ کے بال اور بالوں سے کچھ گھریلو ضروریات کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک

ارشاد باری تعالی ہے:

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝[21]

ترجمہ: اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور منافع ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارے لیے ان میں خوبصورتی ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہونچتے مگر انتہائی جان فشانی کے ساتھ بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالی نے جانوروں کی تخلیق کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جانور تمہارے فائدے کیلئے ہیں، تم انہیں سواری کے طور پر استعمال کرتے ہو ان کے بالوں، کھالوں اور اون سے نفع حاصل کرتے ہو، ان سے تمہارے لیے لباس بنتے ہیں، ان سے تم غذا حاصل کرتے ہو اور اس کے علاوہ دیگر بہت سارے مقاصد حاصل کرتے ہو۔

II. زندہ رہنے کا حق:

اسلام میں جس طرح انسانوں کے حقوق مقرر کیے گئے ہیں اسی طرح حیوانات کے حقوق بھی متعین کیے گئے ہیں۔ اسلام جس طرح انسان کے ناحق قتل کی اجازت نہیں دیتا اسی طرح کسی حیوان کے ناحق قتل کی بھی مذمت کرتا ہے۔ کسی حیوان کو بے مقصد و بلا ضرورت قتل کر دینا بالاتفاق حرام ہے۔[22] چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی شخص کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے جانور کو ناحق قتل کرے گا تو اللہ تعالی اس سے اس کے بارے میں سوال کرے گا۔[23] حضرت شرید سے مروی حدیث میں ہے کہ جس نے بلاوجہ کسی چڑیا کو قتل کیا تو بروز قیامت وہ چڑیا اللہ تعالی کے حضور اس کے خلاف فریاد کرے گی کہ فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ اور بلا منفعت قتل کر دیا تھا۔[24]

III. خوراک کا حق:

اسلام میں جس طرح انسانوں کے کھانے پینے کے حقوق متعین کیے گئے اسی طرح حیوانات کے کھانے پینے کے حقوق بھی مقرر کیے گئے ہیں چنانچہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کھجور کے ایک باغ میں تشریف لے گئے تو ایک وہاں ایک اونٹ بندھا تھا جو بھوکا تھا۔ آپ ﷺ اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری صحابی نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا؟" کیا اس جانور کے بارے میں جس کا تجھے اللہ نے مالک بنایا ہے، تو اللہ سے نہیں ڈرتا۔[25]

اسلام نے جہاں جانوروں سے منفعت حاصل کرنے کی اجازت دی ہے وہیں ان کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ اگر تمہارا گزر کسی ایسے مقام سے ہو جو سرسبز و شاداب ہو تو جانور کو زمین سے اپنا حق لینے دو یعنی اسے چرنے دو۔[26]

IV. جانوروں کا اپنے سے زیادہ خیال رکھنا:

اسلام نے ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم جانوروں کے حقوق کا بھرپور خیال رکھیں اس لیے کہ وہ بے زبان ہیں اور وہ کسی چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتے، اس لیے ان کی ہر قسم کی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ جانوروں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ صدقہ کے اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے چارہ ڈالتے اور پانی پلاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سفر پر جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو ہم سے پہلے جا کر حوض صاف کر کے پانی نکالنے کا انتظام کرے۔ حضرت جابر اور حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم یہ کام کریں گے، چنانچہ ان حضرات نے جا کر حوض کو صاف کر کے پانی نکالا۔ جب رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام وہاں پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں اپنی سواری کو پانی پلا لوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اجازت دی تو آپ ﷺ نے پہلے اپنی اونٹنی کو پانی پلایا اور سایہ میں بٹھایا اور پھر خود پانی پیا۔[27]

اس حدیث شریف سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم جانوروں کے حقوق کا خاص خیال رکھیں اور ان کے حقوق کو اپنی ذات پر مقدم رکھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک پیاسا کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور شدت پیاس سے ہانپ رہا تھا، ایک عورت نے اسے دیکھا تو اسے بہت ترس آیا، اس کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کیلئے کوئی برتن نہیں تھا۔ اس نے اپنا موزہ نکالا اور پانی بھر کر کتے کو پلا دیا وہ عورت بدکار تھی، اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔[28] حدیث شریف میں اسی طرح کا ایک واقعہ ایک مرد کا بھی ہے جس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا اور اللہ نے اس کی بخشش کر دی تھی۔[29]

V. جانوروں کو اذیت دینے کی ممانعت:

دین اسلام میں جہاں ایک طرف حیوانوں کے حقوق بیان کیے گئے تو دوسری طرف انہیں تکلیف اور ایذا دینے سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ جانوروں کو ایذا دینے کی مختلف صورتیں ہیں، اسلام نے جانوروں کو کسی بھی قسم کی اذیت پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔

VI. جانوروں کو بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے:

جانوروں کو چارہ ڈالنا اور پانی پلانا ان کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق ہے۔ اسلام کی نظر میں پالتو جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنا سخت ناپسندیدہ اور موجب گناہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک عورت کا واقعہ بیان فرمایا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ اسے آزاد کرتی کہ وہ کچھ کھا پی لے اور نہ خود اسے کچھ کھانے پینے کیلئے دیتی، اس بھوک پیاس سے وہ بلی مر گئی تو اس جرم کی وجہ سے وہ عذاب کی مستحق ٹھہری۔[30]

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں:

"وفيه أن تعذيب الحيوان غير جائز وأن المظلوم من الحيوان يسلط يوم القيامة على ظالمه"[31]

ترجمہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حیوان کو اذیت دینا جائز نہیں اور بے شک مظلوم حیوان، قیامت کے دن ظالم پر مسلط کیا جائے گا۔

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

"وقد قال علماؤنا وكره السلخ قبل أن تبرد وكل تعذيب بلا فائدة لهذا الحديث"[32]

ترجمہ: اور ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جانور کے ٹھنڈا ہو جانے سے پہلے اس کی کھال اتارنا اور ہر قسم کی بلا فائدہ تکلیف پہنچانا مکروہ ہے۔

VII. جانوروں کو کان سے پکڑ کر نہ کھینچا جائے:

اسلام نے جانوروں کو کان سے پکڑ کر کھینچنے سے منع کیا ہے کیونکہ اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بکری کو کان سے پکڑ کر اسے کھینچ کے لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: دع أذنها وخذ بسالفتها "اس کا کان چھوڑ دے اور گردن کا اگلا حصہ پکڑ لے۔"[33]

VIII. جانوروں کو تکیہ گاہ نہ بنایا جائے:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جانور پر بلا ضرورت دیر تک سوار رہتے ہیں، یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ بات کر رہے ہوتے ہیں تو دیر تک جانور پر سوار ہو کر بات کرتے رہتے ہیں۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جانور پر

بلاضرورت دیر تک سوار رہا جائے یا اسے تکیہ گاہ بنایا جائے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ایاکم اَن تتخذوا ظھور دوابکم منابر، فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الاَنفس وجعل لکم الاَرض فعلیھا فاقضوا حاجتکم [34]

ترجمہ: اپنے جانوروں کو منبر مت بناؤ۔ اللہ تعالی نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکو جہاں تک تم سخت جان فشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے، اللہ نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے اسی پر اپنی ضرورت پوری کرو۔

IX. جانوروں کو تنگ نہ کیا جائے:

مذہب اسلام میں جانوروں کو تنگ کرنے اور انہیں تکلیف پہنچانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ اپنی حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک سرخ رنگ کی مادہ دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ سرخ مادہ آئی تو بچھی جاتی تھی، نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا" مَنْ فَجَعَ ھٰذِہِ بِوَلَدِھَا رُدُّوْا وَلَدَھَا اِلَیْھَا " کس نے اس کے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے ؟اس کے بچے واپس کر دو۔ [35]

X. جانور کو تیز ہانکنا:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جانور کو ضرورت سے زیادہ تیز ہانکتے ہیں جس سے انسان منزل پر تو جلدی پہنچ جاتا ہے مگر جانور تھک جاتا ہے اور ہانپنے لگتا ہے اور بعض لوگ جانور کو تیز چلانے کیلئے مارتے ہیں جب کہ رسول اکرم ﷺ نے جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کا اختیار حکم دیا ہے چنانچہ رسول اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے، صحابہ کرام بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ صحابہ کرام نے اپنے جانوروں کو تیز بھگایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تم پر نرمی اور آہستگی لازم ہے، جلدی نہ کرو، گھوڑے اور اونٹ دوڑانے میں نیکی اور خیر ہرگز نہیں ہے۔

XI. دودھ دوہنے سے پہلے ناخن تراش لو:

اسلام جانوروں کے حقوق کا اس قدر خیال رکھتا ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ جانور کا دودھ دوہنے سے پہلے ناخن تراش لو تاکہ بڑھے ہوئے ناخن کی وجہ سے جانور کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت سوادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے کچھ اونٹوں کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے بیٹوں سے کہنا، وہ اپنے ناخن کاٹ لیں تاکہ دودھ دوہتے وقت اونٹنیوں کو تکلیف نہ ہو اور نہ ہی دوسرے جانوروں کو تکلیف ہو۔ اور انہیں یہ بھی کہنا کہ وہ دودھ دوہیں تو اونٹنیوں کے بچوں کیلئے کچھ دودھ تھنوں میں بھی چھوڑ دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قحط سالی کی وجہ سے وہ لاغر اور کمزور ہو جائیں۔ [36]

XII. جانوروں سے ان کی فطرت کے مطابق کام لیا جائے:

اسلام ہمیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ جانوروں سے ان کی فطرت کے مطابق کام لیں۔ بعض جانور ہیں جو سواری کیلئے پیدا کیے گئے ہیں تو ان پر سواری کی جائے اور دیگر جانور جو سواری کیلئے نہیں پیدا کیے گئے ان پر سواری نہ کی جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی اس طرف بھی توجہ مبذول کروائی چنانچہ آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کے دور کا ایک واقعہ بیان کیا تو فرمایا: ایک شخص ایک بیل پر سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا۔ بیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا: میں اس سواری کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ میں تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہوں۔ [37]

جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے:

اسلام نے جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا اس حد تک خیال رکھا کہ ان کے سامنے چھری تیز کرنے سے بھی منع فرمایا ہے تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چھریوں کو تیز کیا جائے، ان کو چوپایوں سے اوجھل رکھا جائے اور جب کوئی آدمی جانور ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کرے۔[38] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کا ایک پاؤں بکری کے پہلو پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے چھری تیز کر رہا تھا، بکری کنکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی، تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کام (چھری تیز کرنا) تو نے پہلے کیوں نہ کر لیا، کیا تو اسے دو مرتبہ ذبح کرنا چاہتا ہے۔[39]

XIII. دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا:

اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں کو ذبح نہ کریں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں کے چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ اگر ماں کو ذبح کر دیا جائے تو اس کے بچے اکیلے ہو جائیں گے۔ اسلام نے جانور کے چھوٹے بچوں پر شفقت کرتے ہوئے دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے منع کیا ہے۔ ایک بار نبی پاک ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گھر سے نکلے اور ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ انصاری نے آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں رکھیں اور پھر بکری ذبح کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! دودھ دوہنے والی بکری مت ذبح کرنا۔[40]

XIV. ذبح کرنے سے پہلے پانی پلایا جائے:

اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح چارہ کھلائیں اور اسے پانی پلائیں، اس لیے کہ بھوک وپیاس کی حالت میں جانور کیلئے ذبح کی تکلیف سہنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو گھسیٹ کر لے جا رہا تھا تاکہ اسے ذبح کرے تو آپ نے اس شخص کو درّے سے مارا اور فرمایا: اسے پانی پلا، تیری ماں تجھے روئے، اس کو موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جا۔[41]

XV. جانور کو ذبح کرنے میں نرمی اختیار کی جائے:

اسلام نے جانوروں کو نرمی کے ساتھ ذبح کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انہیں بوقت ذبح تکلیف نہ ہو۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ" اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور وہ اس طرح کہ اپنی چھری تیزی کر لیا کرو اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔[42]

پروفیسر محمد یوسف خان لکھتے ہیں:

"اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، چنانچہ چھری تیز کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور حلقوم پورا کاٹو تاکہ آسانی سے جان نکل جائے کہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔[43]

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ جب میں بکری کو ذبح کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آجاتا ہے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے گا۔[44] ایک روایت میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے جانور پر ترس کھایا، چاہے وہ ایک چڑیا کو ذبح کرتے وقت ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔[45]

XVI. جانور کے چہرہ کو نہ داغا جائے:

اسلام نے جانوروں کے چہروں کو داغنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے، اس کے چہرہ پر نشان لگا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: "لعن اللہ الذی وسمہ" اللہ تعالی اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کے چہرہ پر نشان لگایا ہے۔[46] مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں: "خیال رہے کہ چہرے میں داغ لگانا مطلقاً حرام ہے خواہ جانور کے لگائے یا انسان کے۔"[47]

زندہ جانور کے اعضاء کو نہ کاٹا جائے:

اہل مدینہ اونٹوں کے کوہانوں کو اور دنبہ کی چکتیوں کو زندہ حالت میں کاٹ لیتے تھے۔[48] اسلام نے زندہ جانوروں کے اعضا کاٹنے سے منع فرمایا ہے چونکہ اس سے جانور کو شدید ترین تکلیف پہنچتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ما یقطع من البھیمۃ فھی میتۃ لا تؤکل"[49] زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ عضو مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔ مفتی امجد علی اعظمی لکھتے ہیں: "بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈ کی کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اُس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں ایسا کرنا منع ہے کہ اُس جانور کو ایذا دینا ہے اسی طرح زندہ گھینسا (پتلا لمبا زمینی کیڑا) کانٹے میں پرو کر شکار کرتے ہیں یہ بھی منع ہے۔"[50]

XVII. جانوروں پر لعن وطعن نہ کیا جائے:

اسلام جس طرح انسانوں پر لعن وطعن کی اجازت نہیں دیتا، اسی طرح جانوروں پر بھی لعن اور طعن و تشنیع کی مذمت کرتا ہے۔ اس سے اسلام کی عالمگیریت اور جامعیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس دین اسلام میں قول کے ذریعے جانوروں کو ایذا دینا جائز نہیں اس میں عمل کے ذریعے تکلیف دینے کی کس طرح رخصت دی جاسکتی ہے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بواط کی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک انصاری اونٹ پر بیٹھا اور اس کو چلانے لگا تو اونٹ نے اس کے ساتھ کچھ شوخی کی تو اس نے کہا "شأ، لعنک اللہ" چل، اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ پر لعنت کرنے والا یہ شخص کون ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ سے اتر جاؤ، ہمارے ساتھ کسی ملعون جانور کو نہ رکھو، اپنے آپ کو بد دعا نہ دو، نہ اپنی اولاد کو بد دعا دو، اور نہ اپنے اموال کو بد دعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ ساعت ہو جس میں اللہ تعالی سے کسی عطا کا سوال کیا جائے اور وہ دعا قبول ہو جائے۔[51]

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لا تسبوا الدیک فانہ یوقظ للصلوۃ"[52]

ترجمہ: مرغ کو برا مت کہو کیونکہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔

XVIII. جانوروں کو آپس میں نہ لڑایا جائے:

زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ جانوروں کو آپس میں لڑایا جاتا اور ان کے مقابلے کروائے جاتے۔ اسلام نے اس سے منع فرما دیا ہے اس لیے کہ اس سے جانوروں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نھی رسول اللہ ﷺ عن التحریش بین البھائم"[53] رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا۔ مولانا احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں: "بٹیر بازی، مرغ بازی اور اسی طرح ہر جانور کا لڑانا جیسے مینڈھے لڑاتے ہیں لعل لڑاتے ہیں یہاں تک کہ حرام جانوروں مثلاً ہاتھیوں ریچھوں کا لڑانا بھی سب مطلقاً حرام ہے کہ بلا وجہ بے زبانوں کو ایذا ہے۔"[54]

XIX. ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے:

اسلام نے جانوروں پر زیادہ بوجھ لادنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے کہ ہمارا گزر ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر آب کشی کی جاتی تھی، جب اس اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اپنی گردن کا اگلا حصہ جھکا لیا، نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ مجھے بیچ دو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کیلئے ہدیہ ہے، البتہ یہ اونٹ ایسے گھرانہ کا ہے کہ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اما اذا ذکرت ھذا من امرہ فانہ شکی کثرۃ العمل وقلۃ العلف فاحسنوا الیہ" اگر ایسا ہی ہے تو میں اسے نہیں خریدتا لیکن اس اونٹ نے کام زیادہ اور خوراک کی کمی کی شکایت کی ہے، لہٰذا اس سے اچھا برتاؤ کرو۔[55]

ارشاد البہائم میں ہے:

"بیل اور گدھے وغیرہ سے کام لینے کیلئے یہ شرط ہے کہ بغیر مشقت اور مار کے کام لیا جائے، اس لیے کہ جانور پر ظلم کرنا ذمی پر ظلم کرنے سے زیادہ شدید ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے زیادہ شدید ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت جانوروں پر ظلم کرنا ہے۔"[56]

XX. منزل پر پہنچ کر پہلے سامان اتارا جائے:

اسلام نے جانوروں کے حقوق کا اس قدر خیال رکھا ہے کہ جب منزل پر پہنچیں تو پہلے جانوروں سے سامان اتارا جائے اور پھر آرام کیا جائے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی یحل الرحال" کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ سواریوں کو نہ کھول دیتے۔[57]

XXI. زندہ جانور کا نشانہ نہ لیا جائے:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ لہو و لعب کیلئے زندہ جانوروں پر نشانہ بازی کرتے ہیں، گولی مار کر یا غلیل سے جانوروں کا نشانہ لیتے ہیں، اسی طرح کھلونا پستولوں سے پرندوں پر نشانہ بازی کرتے ہیں، جس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ ظلم ہے اسلام نے ان تمام چیزوں سے منع فرمادیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جانوروں کا مثلہ نہ کیا کرو۔[58] اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کہ زندہ جانور پر نشانے لگا رہے تھے، آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: زندہ جانوروں پر نشانہ بازی نہ کیا کرو۔[59] حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو دیکھا جو مرغی پر نشانہ بازی کر رہا تھا تو آپ نے اس لڑکے کو پکڑ کر اس کے والدین کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ اپنے بچے کو منع کرو کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔[60]

XXII. شرط لگا کر جانوروں کو ذبح نہ کیا جائے:

زمانہ جاہلیت میں ایک کھیل یہ بھی تھا کہ دو آدمی شرط لگاتے کہ کون زیادہ جانور ذبح کرکے لوگوں کی ضیافت کرتا ہے، اس اکڑ میں آکر وہ جانوروں کو بلا ضرورت محض اپنی انانیت اور اکڑ میں جانوروں کو ذبح کرتے جاتے تھے جس سے بلا ضرورت بہت ساری جانوں کا تلف لازم آتا تھا۔ اس کھیل میں جو ہار جاتا وہ جیتنے والے کو مقررہ رقم ادا کرتا جو کہ جوئے کی ہی ایک شکل تھی۔ دین اسلام نے اس بُرے کھیل اور رواج کی ممانعت کردی۔[61]

XXIII. جانوروں کو آگ کے ذریعے نہ مارا جائے:

اسلام نے جانوروں کو آگ کے ذریعے مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر کے دوران چیونٹیوں کا ایک بھٹ دیکھا جسے ہم نے جلادیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے

کس نے جلایا؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے جلایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: "انہ لاینبغی این یعذب بالنار الارب النار" آگ سے سزا دینا سوائے آگ کے رب کے کسی کو جائز نہیں۔[62]

8۔ خلاصہ بحث

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دین رحمت ہے۔ جس میں حیوانات کے حقوق کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اہل مغرب کا یہ الزام کہ مذہب اسلام میں جانوروں کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھا گیا، یہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ مغرب میں حقوق حیوانات کے متعلق بیداری ۱۶۳۵ء میں آئی۔ قدیم تصورات کے مطابق حیوانات کو بے روح مخلوق اور متحرک مشینیں سمجھا جاتا تھا۔ جانوروں پر طرح طرح کے مظالم مثلاً زندہ جانور کے اعضا کاٹنا، انہیں کچا بھون کر کھانا، جانوروں پر نشانہ بازی کرنا، انہیں بھوک پیاسا رکھنا اور آگ سے تکلیف پہنچانے کا عام رواج تھا۔ جب کہ اسلام نے چودہ سو سال قبل ہی جانوروں کے حقوق متعین فرما دیے تھے۔ اسلام کی نظر میں جانور کو ذبح کرنا اس کے حقوق کے منافی نہیں، اس لیے کہ جانوروں کو انسان کی غذا بنایا گیا ہے۔ حقوق حیوانات کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ انہیں بلاضرورت تکلیف نہ دی جائے اور اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات موجود ہیں۔ اسلام نے حیوانات کے حقوق متعین فرمائے ہیں۔ اسلام نے جانوروں کو زندہ رہنے کا حق دیا۔ ان کی خوراک کے حقوق متعین کیے، جانوروں کو اذیت دینا ممنوع قرار دیا۔ یہاں تک کہ جانوروں کو تکیہ گاہ بنانے، انہیں کان سے پکڑ کر کھینچنے، جانوروں کو تنگ کرنے، تیز ہانکنے، جانوروں کے سامنے چھری تیز کرنے، دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے، چہرے پر داغنے، زندہ جانور کے اعضا کاٹنے، جانوروں پر لعن وطعن کرنے، ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالنے، جانوروں کو نشانہ بنانے اور آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

References

1.Qasmi, Akhter Imam Adil,(Al-Hind,Bahar, Jamia Rabani Munawara Sharif Sismati Pur, 2013)

2.Akhtiyar-Ul-Malak,Haqooq-Ul-Bahaim,(Hazara,Khanqah Ashrafiah Ghulshan Chishtia Purah Sharif,2015)

3. دیوتا ایک ہندومت میں معبود کیلئے رائج اصطلاح ہے، یہ دیو، دیوی کا مترادف ہے، ہندومت میں دونوں مذکر ومؤنث خداؤں کیلئے یہی اصطلاح بولی جاتی ہے۔ http://www.hindupedia.com/en/Devata

4. *Encyclopedia Bart Anika, Animal Worship,(1994)1:42.*

5. فرانس کا مشہور فلسفی تھا۔

6. اٹھارہویں صدی عیسوی کا انگریز قانون دان تھا۔

7. *Encyclopedia Bart Anika, Animal Cruelty, (1994)1:42.*

8. Nadvi, Muhammad Sabir Hussain, ***Hewanaat k Haqooq or Islam***(Fikr o Khabar,14 September 2018).

9.Nadvi,Muhammad Razi Ul Islam , ***Haqaiq Islam*** (Dehli: Markazi Maktaba Islami Publishers, April 2008),171.

10. Nadvi, Sabir Hussain,***Hewanaat k Haquq or Islam***,(Fikr o Khabar,14 Sep 2018).

11. Nadvi,Muhammad Razi ul Islam,***Haqaiq Islam***,172.
12. Nadvi,Muhammad Sabir Hussain,***Hewanaat k Haquq or Islam***(Fikr o Khabar,14 September 2018).
13. Shibli Noumani, ***Seerat Al Nabi***,(India,Azam Gharh: Dar Ul Musanefeen Shibli Academy)4:92
14. http://en.wikipedia.org/wiki/history of animal rights#Moral status of animals in the ancient world Retrieved 12-11-2015
15. Richard c.Flotz, ***Animals in Islamic Tradition and Muslim Culture,***(oxford.2006),1
16. Nadvi,Muhammad Razi Ul Islam, ***Haqaiq Islam***,159
17. *Encyclopedia Bart Anika, Animal Cruelty,*Cruelty to animals | Britannica
18. Mododi,Syed Abu Al-Aalah,***Deniyat***,(Lahore:Idara Tarjaman Ul Quran),174.
19. Al-Baqraha 2:29
20. Al-Nahal 16:80
21. Al-Nahal 16:5-8
22. Muhammad Yousaf Saleem,***Islam me Hewanaat k Ahkam***(Lahore:Bait Ul Alum),170
23. Al-Nisai,Ahmed Bin Shoaib,***Al Sunan*** (Beirut:Mosasat Al Rislah,1421)3:163
24. Al-Nisai Ahmed Bin Shoaib,***Al Sunan***,7:275
25. Abu-Dawood,Sulman Bin Ashath,***Al Sunan***,(Beirut:Dar-Ul-Risalah Al-Almiah,1430)7:178
26. Muslim Bin Al-Hajjaj, ***Al-Sahih***, (Beirut: Dar-e-Taibah, 1427)3:1525
27. Muslim, ***Al-Sahih***, 1:1760
28. Muslim, ***Al-Sahih***, 1:1761
29. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeil,***Al Jamey Al Sahih***,(Misar: Dar Ul Tooq Un Nijaha,1437. AH) 3:1279.
30. Muslim, ***Al-Sahih***, 1:1762.
31. Badar –Ul-Deen Eani, ***Umdat-Ul- Qari***(Beirut:Dar-Ul-Kutub Al-Ilmiah),9:89.

32. Ali Bin Sultan Al Qari, ***Mirqat Al-Mafateeh Sharah Mishkaat Al-Masabeekh***,(Beirut:Dar-Ul-Kutub,Al-Ilmiah,1428)12:317.

33. Abu-Dawood,Sulman-Bin-Ashatch, ***Al Sunan***,(Beirut:Dar-Ul-Risalah Al-Ilmiah,4121)3:27.

34. Ibn Majah,Muhammad Bin Yazeed, ***Al Sunan***,(Beirut:Dar-e-Ikhya-Ul-Kutub Al-Ilmiah,2009).2:312

35. Abu Dawood, ***Al-Sunan***, 3:55.

36. Abu Dawood, ***Al-Sunan***, 2:213.

37. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeil,***Al-Jamey Al-Sahih***,4:184.

38. Bukhari,Muhammad Bin Ismaeil,***Al-Jamey Al-Sahih***, 4:186

39. Ahmed Bin Hanbal,***Al Musnad***,(Beirut:Moasast-Ul-Risalah,2009)2:108.

40. Tibrani,Sulman Bin Ahmad,***Al-Moujam Al-Kabeer***,(Maktabah Ibn-e-Temiah,2008)11:332.

41. Behqi,Ahmed-Bin-Hussain,***Al-Sunan-Ul-Kubra***(Beirut:Dar-Ul-Kutub Al-Ilmiah,1424)9:2811.

42. Muslim-Bin-Al-Hajjaj, ***Al-Sahi,*** 3:1548

43. Muhammad Yousaf Saleem,***Islam me Hewanaat k Ahkam***, 167

44. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeil, ***Al-Adab Ul Mufrad***(Beirut:Dar-Ul-Kutub Al-Ilmiah,1427),136.

45. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeil, ***Al-Adab Ul Mufrad***, 138.

46. Muslim, ***Al-Sahih***, 3:1673.

47. Ahmed Yar Khan Naemi, ***Miraat Al Manageeh***, (Lahore:Qadri Publishers, Feb2005),5:612.

48. Muhammad Yousaf Saleem,***Islam me Hewanaat k Ahkam***,176.

49. Tirmazi, ***Al-Sunan***, 4:74.

50. Amjid Ali Aazmi,***Bahar Shariat***(Karachi:Maktabat-Ul-Madina,2014),p:694.

51. Muslim, Al-Sahi, 3:1673

52. Ahmed Bin Hanbal, ***Al-Musnad***, 4:115

53. Tirmazi, Muhammad Bin Easa, ***Al-Sunan***, 4:210

54. Ahmed Raza Brelvi,***Fatawa Razvia***,(Lahore: Raza Foundation)24:654

55. Ahmed Bin Hanbal, ***Al-Musnad***, 4:173.

56. Ashraf Ali Thanvi, ***Irshad Alhaim Fi Haqooq Al Bahaim***, 16.

57. Abu Dawood, ***Al-Sunan***, 4:45.

58. Al-Nisai, ***Al-Sunan***, 7:238

59. Muslim Bin Al-Hajjaj, ***Al-Sahih***, 3:1549

60. Bukhari, ***Al-Jamey Al-Sahih***, 5:2100.

61. Hakim, Muhammad Bin Abdullah, Al-Mustadrak-Ala-Sahiheen, (Beirut:Dar-Ul-Kutub Al-Ilmiah,1422)3:234.

62. Abu-Dawood, ***Al-Sunan***, 3:55